

کتابتِ مصاحف اور علمِ ضبط^(۳)

علامتِ ضبط کی ابتداء ان کے متنوع ارتقاء اور ان کے

زمانی اور مکانی ممیزات کا اجمالی جائزہ

پروفیسر حافظ احمد یار

علامتِ ضبط کا اجمالی بیان

۳۴۔ اس فن کی کتابوں کے مطالعہ سے اور مختلف ملکوں اور زمانوں کے قلمی اور مطبوعہ مصاحف^(۷۶) کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ کتابتِ مصاحف میں حروف کی لفظی کیفیت کو ملحوظ رکھنے کے لیے بنیادی مواقع ضبط (جہاں کسی علامت کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے) پانچ ہیں، یعنی حرکت، سکون، شد، مد اور تنوین۔ مگر علمِ قراءت و تجوید کے تقاضوں کے پیش نظر ان بنیادی پانچ مواقع میں سے ہر ایک کے متعلق کچھ مزید لفظی کیفیات کو ضبط کرنے کی ضرورت درپیش آتی ہے۔ مثلاً حرکت سے حرکاتِ ثلاثہ قصیرہ (۱۔ ۲) اور ان کی بعض خاص لفظی کیفیات مثلاً اشام، روم، اختلاس، امالہ یا بعض خاص حروف کی ترقیق یا تخفیف کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ سکون کی صورت میں بعض خاص صوتی اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً نون یا میم ساکنہ کا اخفاء و اظہار یا حروف ”قطبِ جد“ میں قلقلہ کی کیفیت وغیرہ۔ اسی طرح تشدید، ہم مخرج یا قریب المخرج حروف میں سکون اور حرکت کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ متحرک حرف کے بعد آتی ہے اور کبھی ساکن حرف کے بعد۔ تنوین کی اپنی مخصوص علامات ہیں۔ مزید برآں تنوین کا ملفوظی نون ساکنہ ہو یا عام مکتوبی نون ساکنہ، ان کے بعض دوسرے حروف کے ساتھ امتزاج اور اجتماع سے چند مخصوص صوتی اور لفظی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اخفاء، اظہار، انقلاب، ادغام اور نون تنوین کے مابعد کے حرف ساکن سے اتصال کا طریقہ وغیرہ۔

حرکاتِ طویلہ یعنی مد کی مختلف صورتوں میں حروفِ مدہ کے طریقِ ضبط کے علاوہ ہائے

کنایہ اور لامِ جلاالت کا طریقِ اشباع بھی شامل ہے۔

☆ ان کے علاوہ رسمِ عثمانی کی بعض خصوصیات بھی مخصوص قسم کی علامات کی متقاضی ہوتی ہیں، مثلاً اصل مصاحفِ عثمانی میں ہمزہ متوسطہ یا متطرفہ کا نہ لکھا جانا یا ایسے حروف لکھے جانا جو پڑھے نہیں جاتے [زیادۃ فی الجما] یا ایسے حروف نہ لکھے جانا جو پڑھنے میں آتے ہیں [یعنی نقص فی الجما] وغیرہ۔ اس قسم کے امور بھی مخصوص رموزِ ضبط کی ایجاد کے متقاضی ہوئے۔ کتابتِ ہمزہ عربی زبان کی عام املاء میں بھی باعثِ صعوبت بنتی ہے۔ (۷۷) لیکن مصاحف میں اس کے اپنے مخصوص رسم بلکہ ”عدم رسم“ سے پیدا ہونے والے مختلف قراءت کے اپنے اپنے احکام ہمزہ مثلاً تحقیق، تسہیل یا بین بین وغیرہ نے اسے مزید پیچیدہ فن بنادیا ہے۔ المحکم اور الطراز میں سب سے طویل بیان کتابتِ ہمزہ اور اس کے قواعد کا ہے (۷۸)۔ اور یہ تو ہمزۃ القطع کا قصہ ہے، ہمزۃ الوصل یا الف الوصل کو ہمزۃ القطع سے ممتاز کرنے کے لئے مخصوص علامت (صلۃ) کی ایجاد اور ہمزۃ الوصل میں وصل وابتداء کی علامت کا تعین بھی اس فن (ضبط) کا ایک خاص موضوع ہیں۔ اسی طرح کتابتِ ہمزہ ہی کے ضمن میں یہ دلچسپ بحث کہ ”لا“ میں کون سا سرا الف اور کون سا لام ہے، اس بحث نے بھی اہل مشرق اور اہل مغرب کے طریقِ ضبط میں ایک زبردست تنوع پیدا کر دیا ہے۔ اور علمِ الفصط میں کسی حرف کو ہر قسم کی علاماتِ ضبط سے خالی رکھنے (تعریۃ) کے بھی مختلف قواعد ہیں، وغیرہ ذلک۔

۳۵۔ اس طرح اگر تفصیل میں جائیں تو یہی پانچ بنیادی علاماتِ ضبط پھیل کر چالیس سے زائد علامات کی شکل اختیار کر جاتی ہیں، جن کے ناموں کی تفصیل یوں ہے۔

(۱) حرکاتِ قصیرہ

۱۔ علامتِ فتح ۲۔ علامتِ کسرہ ۳۔ علامتِ ضمہ

(۲) سکون :

۲۔ علامتِ سکون برائے میم مخفّاة

۱۔ عام علامتِ سکون

- ۳۔ علامت سکون برائے میم مظهرہ ۴۔ ساکن نون کے اخفاء کی علامت
 ۵۔ ساکن نون کے اظہار کی علامت ۶۔ ساکن نون کے انقلاب بمیم کی علامت
 ۷۔ ساکن نون کے ادغام تام کی علامت ۸۔ ساکن نون کے ادغام ناقص کی علامت
 ۹۔ علامت سکون برائے قلقلہ

(۳) تشدید (شد):

- ۱۔ عام علامت تشدید
 ۲۔ حرف مشد کی حرکت کا ضبط
 ۳۔ مدغم تشدید کا تعریف

(۴) تنوین:

- ۱۔ عام علامت تنوین کا اصول
 ۲۔ تنوین رفع کی علامت
 ۳۔ تنوین نصب کی علامت
 ۴۔ تنوین جر کی علامت
 ۵۔ تنوین کے نون ملفوظی کی علامت اخفاء
 ۶۔ تنوین کے نون ملفوظی کی علامت اظہار
 ۷۔ تنوین کے نون ملفوظی کے انقلاب بمیم کی علامت
 ۸۔ تنوین کے نون ملفوظی کے ادغام تام کی علامت
 ۹۔ تنوین کے نون ملفوظی کے ادغام ناقص کی علامت
 ۱۰۔ تنوین کے نون ملفوظی کے اتصال مابعد کا ضبط

(۵) حرکات طویلہ :

- ۱۔ مد طبیعی یا اصلی کی علامت
 ۲۔ مد فرعی کی علامت ضبط
 ۳۔ محذوف حروف مد کی علامات
 ۴۔ ہائے کنایہ اور لام جلالت کا ضبط

(۶) زیادة فی الحاء

- ۱۔ حروف زوائد کی اقسام
 ۲۔ حرف زائد کی علامت

(۷) نقص فی الہجاء (حذف) :

۱۔ حروفِ محذوفہ اور ان کی علاماتِ اثبات

(۸) ہمزہ اور اس کی اقسام :

- ۱۔ ہمزۃ الوصل کی علامت
- ۲۔ ہمزۃ الوصل کے ماقبل کی حرکت کی علامت
- ۳۔ ہمزۃ الوصل میں وصل اور ابتداء کی علامت
- ۴۔ ہمزۃ القطع کی علامت ضبط
- ۵۔ تسہیل ہمزۃ کا طریق ضبط

(۹) ”لا“ کی بحث ترکیب

۱۔ لامِ تانیہ اور الف کی تعیین اور ان کا ضبط

(۱۰) ابدالِ حروف

۱۔ بدلنے والے حرف اور ان کا ضبط

(۱۱) مخصوص نطقی کیفیات

- ۱۔ امالہ کی علامت
- ۲۔ اشام کی علامت
- ۳۔ علامتِ رُوم
- ۴۔ علامتِ اختلاس
- ۵۔ علامتِ قلقلہ

(۱۲) تعریہ کے قواعد

۳۶۔ یہی (مذکورہ بالا) وہ مواضع ضبط ہیں جن میں سے اکثر کا بیان کتب ضبط میں ملتا ہے یا جو مختلف مصاحف میں مشاہدہ کئے جاسکتے ہیں۔ البتہ عملاً کتابتِ مصاحف میں ان مواقع ضبط کے لئے علامات ضبط کی تعیین میں بعض نے اجمال سے کام لیا ہے اور بعض نے تفصیل سے۔ بعض نے ایک ہی علامت کو متعدد مواقع کے لئے استعمال کیا ہے اور بعض نے ہر

موقع کے لئے ایک الگ علامت ضبط کے استعمال پر زور دیا ہے۔

مزید برآں بعض دفعہ ایک ہی موقع ضبط کیلئے متعدد اور متنوع علامات ضبط بھی استعمال کی جاتی رہی ہیں اور اس تنوع کی گنجائش کی سند خود کتب ضبط سے مل جاتی ہے۔^(۷۹) اور اس تنوع میں زمانی اور مکانی خصوصیات کو تو اتنا بڑا دخل ہے کہ کتاب "المحکم" میں مختلف علاقوں یا مختلف ادوار کے مصاحف اور ان کے متنوع ضبط کے حوالے بکثرت ملتے ہیں۔^(۸۰)

☆ علامات ضبط میں تنوع کی یہ وسعت قلمی دور میں زیادہ تھی، جب مختلف علامات و رموز رنگ دار بلکہ بعض دفعہ مختلف اور متعدد رنگوں میں ظاہر کی جاتی تھیں۔ دور طباعت میں بھی یہ تنوع موجود ہے لیکن کم ہو گیا ہے۔ اور اب، جبکہ متعدد رنگوں والی مینٹاں استعمال میں آئی ہیں، تو ان پرانی خصوصیات کے حامل مصاحف بھی شائع ہونے لگے ہیں۔ اس کی ایک آدھ مثال ترکی اور ایران کے، مطبوعہ مصاحف میں بھی ملتی ہے تاہم ناچھریا سے شائع ہونے والے بعض مصاحف تو ہو بہو قلمی دور کا نمونہ ہیں۔^(۸۱)

علامات ضبط کا تفصیلی بیان

۷۳۔ کتابتِ مصاحف میں علامات ضبط کے اس تنوع کے مکمل اور مفہم تقابلی مطالعہ کے لئے، کتبِ علم الضبط سے زیادہ مختلف ادوار اور مختلف ممالک کے قلمی اور مطبوعہ مصاحف کا اتنا ہی دقیق مشاہدہ درکار ہے، جس طرح اہل علم اور اصحابِ ذوق کے ایک گروہ نے مصاحفِ امصار اور خصوصاً مختلف مقامات پر بھیجے گئے مصاحفِ عثمانی کا لفظ بلفظ مطالعہ کر کے علمِ مرسومِ المصاحف کی بنیاد رکھی تھی۔ اس قسم کا کام فی زمانہ کوئی ادارہ ہی سرانجام دے سکتا ہے۔ بہر حال بارش کے پہلے قطرے کی سی جسارت سے کام لیتے ہوئے اس دلچسپ بحث کا کچھ حصہ، بلکہ شاید ایک غیر مربوط سا خاکہ۔ جو مقالہ نگار کے محدود مطالعہ و مشاہدہ اور ناقص علم پر مبنی ہے، قارئین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ان علامات کا ابتدائی خاکہ پر اگر ارف نمبر ۳۵ میں دیا جا چکا ہے، اب اسی ترتیب سے ان کی تفصیل پیش

خدمت ہے۔

۳۸۔ حرکاتِ قصیرہ : یعنی فتح، کسرہ اور ضمہ شروع میں ابوالاسود کے طریقہ پر رنگ دار نقطوں سے ظاہر کی جاتی تھیں^(۸۲)۔ اس کے بعد التحلیل کی ایجاد کردہ حرکات (ک، ح، ع، ا) استعمال ہونے لگیں اور یہی اب تک رائج ہیں۔ البتہ حرکاتِ ثلاثہ کی شکلوں میں تنوع ہے۔ فتح اور کسرہ بعض دفعہ بالکل ہلکی افقی لکیر کی طرح لکھی جاتی ہیں۔ یہ چیز بیشتر افریقی ممالک کے مصاحف، خط بہار میں لکھے ہوئے مصاحف اور بعض ایرانی مطبوعہ مصاحف میں مشاہدہ کی جاسکتی ہے۔ ضمہ کی شکل میں زیادہ تنوع پایا جاتا ہے مثلاً و، م، ر، د، یا ع وغیرہ^(۸۳)۔ بعض ممالک میں حرکاتِ ثلاثہ (اور دیگر علامات ضبط بھی) ہمیشہ سرخ رنگ سے ظاہر کرنے کا رواج رہا ہے اور بعض دفعہ متن اور علاماتِ تنوع آرائشی نقطہ نظر سے اختیار کیا جاتا رہا ہے۔^(۸۴)

۳۹۔ سکون : ابوالاسود نے خود تو حرف ساکن کے لئے کوئی علامت وضع نہیں کی تھی، البتہ نقطہ مصاحف میں ان کے متبعین نے علامت سکون کے طور پر حرف ساکن کے اوپر ہلکی سی سرخ افقی لکیر (جوة حمراء) تجویز کی تھی۔ اہل مدینہ اس کے لئے سرخ گول دائرہ استعمال کرتے تھے۔^(۸۵) التحلیل نے اس کے لئے ”>“ اور ”o“ تجویز کیا جس میں جزم کے ”ج یا م“ کی طرف اشارہ ہے^(۸۶) اور یہی دو علامتیں آج کل استعمال ہوتی ہیں۔ افریقی ممالک میں زیادہ تر ”o“ کا اور مشرقی ملکوں میں ”>“ یا ”d“ کا رواج ہے۔ بعض ”d“ کو خاص نون ساکنہ مظہرہ کے لئے استعمال کرتے ہیں اور ”o“ کو عام علامت سکون کے طور پر یا نون مخففة اور میم مخففة کے لئے استعمال کرتے ہیں۔^(۸۷)

☆ مشرقی ممالک میں سے چین میں عام علامت سکون ”o“ ہی استعمال ہوتی ہے۔ اگرچہ وہاں اس کے لئے کبھی کبھار دوسری علامت ”>“ بھی استعمال کر لیتے ہیں اور بظاہر دونوں علامات بغیر کسی ”رمز تمیز“ ہونے کے مستعمل ہیں۔ یہی صورت بعض ایرانی مطبوعہ مصاحف کے اندر دیکھنے میں آئی ہے۔^(۸۸)

☆ بعض اہل علم نقاط نے مختلف مقاصد کے لئے مختلف علامتہائے سکون وضع کی ہیں۔ علامت سکون یا نون ساکنہ مظہرہ کے لئے ”d“ اور نون یا میم مخففة کے لئے ”o“ نون ساکنہ

کے ادغام ناقص کے لئے ”ن“ اور قلقلہ کے لئے ”ا“۔ (۸۹)

☆ عرب اور افریقی ممالک میں ادغام تام کی صورت میں نون ساکنہ کو علامت سکون سے خالی رکھا جاتا ہے اور حرف مد غم فیہ پر علامت تشدید ڈالتے ہیں اور ادغام ناقص یا اخفاء کی صورت میں نون کو عموماً علامت سکون سے اور اگلے حرف کو تشدید سے خالی رکھا جاتا ہے، یعنی اخفاء اور ادغام ناقص کے مابین کوئی علامت تمیز مقرر نہیں ہے۔ (۹۰) یہ طریقہ نہ صرف خود علامہ التنسی کی تصریح کے خلاف ہے (۹۱)، بلکہ اس لحاظ سے بھی غلط ہے کہ اس میں ”ادغام مع الغنة“ کی کوئی رعایت نہیں کی گئی۔ یعنی حرف مد غم فیہ کے ”و“ یا ”ی“ ہونے کی صورت میں یا کوئی دوسرا حرف ہونے میں کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا۔ مثلاً ان مصاحف (مصری، سعودی اور سوڈانی) میں ”مِنْ تَحْتِهَا“ ”مِنْ قَمَرَةٍ“ کی طرح ”مِنْ يَقُولُ“ اور ”مِنْ وَآلٍ“ لکھا گیا ہے، حالانکہ آخری دو مثالوں میں ’آ‘ اور ’و‘ کا ادغام مع الغنة ہے ان مصاحف میں قاری کے لئے اس غنہ کی پہچان کی کوئی علامت نہیں ہے۔

☆ البتہ لیسی اور تونس مصاحف بروایت قالون میں ’و‘ اور ’آ‘ کی صورت ادغام میں نون ساکنہ پر علامت سکون اور ’و‘ یا ’آ‘ پر تشدید بھی ڈالی گئی ہے، یعنی ”مِنْ يَقُولُ“ اور ”مِنْ وَآلٍ“ لکھا گیا ہے۔ یہی طریقہ صاحب الطراز نے الدانی اور ابو داؤد کا ”اختیار“ قرار دیا ہے (۹۲) اور ٹھیک یہی طریقہ تمام پاکستانی مصاحف میں استعمال ہوتا ہے اور اس لحاظ سے مصری اور سعودی مصاحف کا ضبط ناقص ہے۔ پاکستان کے ”تجویدی مصحف“ میں ادغام مع الغنة سے قاری کو بروقت متنبہ کرنے کے لئے نون پر مخصوص علامت سکون (”ن“) ڈالی گئی ہے ورنہ اس مصحف کی مزید خوبی ہے۔ (۹۳)

☆ ساکن نون کے قبل از ”ب“ ہونے کی وجہ سے اس کے اقلاب بمیم کی صورت میں ”ن“ پر علامت سکون کی بجائے چھوٹی سی میم (م) لکھی جاتی ہے (۹۴) اور بعض اس ”م“ کے اوپر علامت سکون ڈالتے ہیں (۹۵) یعنی پہلی صورت میں ”مِنْ بَعْدِهِ“ لکھیں گے اور دوسری صورت میں یہ لفظ یوں لکھا جائے گا۔ ”مِنْ بَعْدِهِ“۔

☆ ”قطب جد“ یعنی حروف قلقلہ کے لئے مخصوص علامت سکون ”ا“ بھی صرف پاکستانی ”تجویدی مصحف“ کی خصوصیت ہے، کسی اور ملک یا کسی بھی دور کے مصاحف میں

حروف قلقلہ کے لئے مختص علامت سکون دیکھنے اور سننے میں نہیں آئی۔

☆ قلمی دور میں بعض دفعہ اخفاء یا اظہار کے لئے نون ساکنہ کے بعد یا اس کے ساتھ کوئی خاص علامت سرخ سیاہی سے بنا دی جاتی تھی، مثلاً اخفاء کے لئے تین نقطے ”::“ اور اظہار کے لئے نون ساکن کے نیچے ایک مختصر سرخ نون (”ن“) لکھ دیتے تھے، یہ چیز چین کے قلمی مصاحف میں دیکھی گئی ہے۔ خط بہار میں لکھے گئے مصاحف میں سے بعض میں صرف علامت اظہار کے طور پر سرخ ”ن“ حرف کے اوپر لکھا جاتا تھا اور اخفاء کے لئے کوئی علامت استعمال نہیں کی جاتی تھی۔ اس کے برعکس بعض قلمی مصاحف میں علامت اظہار کے لئے ایک سرخ ”ن“ اور علامت اخفاء کے لئے سرخ ”خ“ لکھی جاتی تھی۔^(۹۷) اسی طرح بعض چینی قلمی مصاحف میں نون ساکنہ یا میم ساکنہ کے اخفاء (ہردو) کے لئے دو سرخ نقطے (:) بھی نظر سے گذرے ہیں۔ بعض دفعہ ساکن نون کے اخفاء کو ظاہر کرنے کے لئے متعلقہ حرف پر ”خ“ اظہار کے لئے ”ن“ اور ادغام کے لئے ”د“ یا بعض دفعہ ”غ“ سرخ سیاہی سے لکھے جاتے تھے^(۹۸)۔ پاکستانی ”تجویدی مصحف“ میں میم مخفۃ اور نون مخفۃ دونوں کے لئے ایک قسم کی علامت سکون ”ہ“ اختیار کی گئی، صرف نون منظرہ کے لئے الگ علامت سکون ہے۔

۴۰۔ تشدید (شدّ): یہ دراصل ہم مخرج یا ہم جنس حروف کے سکون اور حرکت کا امتزاج ہے، جو کبھی ایک کلمہ میں واقع ہوتا ہے اور کبھی دو کلمات میں۔ ابوالاسود نے خود تو نہیں مگر ان کے متبعین نے اس کے لئے ”ع“ کی شکل تجویز کی تھی جو دال مقلوبہ سے ماخوذ تھی۔^(۹۸) پہلے اس کے لئے قوس کی شکل بھی (ـ یا ـ یا ـ) اختیار کی گئی تھی۔^(۹۹) التحلیل نے اس کے لئے موجودہ علامت (ـ) ایجاد کی جو تشدید یا شدّہ کے ”ش“ سے ماخوذ ہے۔ اشکال کے معمولی فرق (مثلاً ـ یا ـ) کے ساتھ یہ نظام اب تک دنیائے اسلام کے مشرق و مغرب میں ہر جگہ مستعمل ہے۔ البتہ حرف مشدّد مکسور کی حرکت کے موقع میں کہیں کہیں اختلاف ہے۔^(۱۰۰) تشدید سے پہلے حرف ساکن ہو تو مدغم بتشدید حرف کو بعض ممالک خصوصاً مغرب میں علامت سکون سے خالی رکھا جاتا ہے مگر اہل مشرق

۷۶۔ بعض مطبوعہ مصاحف میں بھی علامات ضبط کو متن کی سیاہی سے مختلف رنگوں میں چھاپنے کا التزام کیا گیا ہے۔ مثلاً ایران سے انتشارات صالحی کی طرف سے خاتمی زنجانی کی کتابت کے ساتھ ۱۳۹۵ھ میں شائع ہونے والا ضخیم و جمیل مترجم مصحف، جس میں تمام علامات ضبط سرخ سیاہی سے چھپے ہیں۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے ”کلیۃ القرآن“ کے ایک اسی قسم کے منصوبہ طباعت قرآن کے نمونے کے کچھ صفحات مجلۃ الکلیۃ میں چھپے ہیں (دیکھئے جلد مذکورہ ص ۶۲-۳۵۵) مختلف (بلکہ قلمی دور کی طرح چار مختلف) رنگوں میں مصحف کی طباعت کے بہترین نمونے نا بھجریا کے بعض مصاحف کی صورت میں ملتے ہیں مثلاً الشریف بلا کے زیر اہتمام کانو (نا بھجریا) سے ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء میں شائع ہونے والا ایک مصحف، جس میں متن سیاہ اور علامات تین رنگوں میں ہیں۔

۷۷۔ دیکھئے ابن درستیہ ص ۱۰ بعد۔

© tasallojaraia

۷۹۔ ۱ حکم ص ۵۰۔ ۲ اور الطراز ورق ۲۸ بحث تشدید۔

۸۰۔ مثلاً دیکھئے یہی کتاب (۱ حکم) ص ۹-۸ اور ص ۶۰ بعد۔

۸۱۔ نا بھجریا کی طرح سوڈان میں بھی قلمی مصاحف کی کتابت میں چار سیاہیاں استعمال ہوتی تھیں۔ یعنی متن کالی سیاہی سے، حرکات سرخ اور حمزۃ الوصل کے لئے سبز اور حمزۃ القطع کے لئے زرد رنگ۔ حکومت سوڈان بھی اپنے عوام کے لئے اسی طرح چار رنگوں میں مصحف طبع کرنا چاہتی تھی کیونکہ قلمی مصاحف منگتے ہوتے تھے اور مصر سے آنے والے مطبوعہ مصاحف رواجِ حفص میں ہوتے تھے۔ [سوڈان میں الدوری عن ابی عمرو البصری کی روایت رائج ہے] اس غرض کے لئے ۱۹۶۶ء میں جامعہ ام درمان کے وائس چانسلر ڈاکٹر کامل باقر نے کراچی میں تاج کمپنی سے ایک قلمی سوڈانی مصحف کی رنگ دار عکسی طباعت کے لئے بات چیت کی مگر کمپنی نے اتنے اخراجات بتائے کہ انہیں پاکستان سے یہ نسخہ چھپوانے کی ہمت نہ پڑی۔ اس سے پہلے ۱۹۶۰ء میں مصر کے جمال عبدالناصر بھی سوڈان کی اسی قسم کی درخواست کو بوجہ قبول نہ کر سکے تھے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے

کتابچہ ”کتابۃ المصحف“ ص ۲۴۳، ۲۴۴ اور ۳۵

۸۲۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مقالہ ہذا کا پیرا گراف نمبر ۱۱۰ اور نمونہ کے لئے دیکھئے (مقدمہ) ص ۳۸

اور مجلۃ الکلیۃ ص ۳۳۱ نیز اسی جلد کا سرورق۔

۸۳۔ اس کی تفصیل اسی مقالہ کے پیرا گراف نمبر ۱۲ اور ۲۲ میں گزر چکی ہے۔

۸۴۔ نمونے کے لئے دیکھئے لنگر (۱۱) پلیٹ نمبر ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱ اور ۱۰۷۔

© tasallojaraia

۸۵۔ المنقح ص ۱۲۹ (مقدمہ) ص ۳۸ نیز دیکھئے اسی کتاب کا ص ۵۱۔

۸۶۔ الطراز ورق ۲۳/ب، غانم ص ۵۸۸ بعد۔

۸۷۔ مصحف الحلبي ص ۵۲۳۔

۸۸۔ چینی نمونے کے لئے دیکھئے "ختم القرآن" اور "الخطب الاربعون" نیز دیکھئے آر بری پلیٹ

نمبر ۷ اور اسی مقالے کے آخر پر ایک چینی قلمی مصحف کا نمونہ۔ اس طرح کے ایرانی نمونے کے لئے ملاحظہ ہو "قرآن مجید بخط نستعلیق" (بقلم حسین میر خانی) از انتشارات کتاب خانہ ابن سینا ۱۳۸۵ھ۔ جس میں دونوں علامات سکون بغیر کسی تمیز کے لگائی گئی ہیں۔

۸۹۔ تجویدی قرآن (مقدمہ) ص ۱۵-۱۹۔

۹۰۔ مصحف الملك (ضميمة التعريف) ص ح' ل اور مصحف المدينة (التعريف) ص ج و د

۹۱۔ الطراز ورق ۱۹/ب و ۲۰ الف

۹۲۔ دیکھئے مصحف الجليل (تعريف) ص ل، مصحف بروایت قالون (بقلم الخماسي) کا ضمیمہ التعريف [جس پر ویسے صفحے نہیں ڈالے گئے] کا ص ۳ نیز الطراز ورق ۱۹/ب۔

۹۳۔ دیکھئے اوپر حاشیہ ۸۹۔

۹۴۔ مثلاً مصری و سعودی اور افریقی مصاحف میں (دیکھئے ان کے ضمیمہ ہائے تعریفی)

۹۵۔ مثلاً پاکستانی تجویدی قرآن مجید میں دیکھئے اس کا مقدمہ ص ۲۰

۹۶۔ مثلاً برٹش لائبریری کا رنگ دار مطبوعہ "قرآن کارڈ" نمبر BL-C/OM/059 جو مصر میں لکھے

گئے پانچ سو سال پرانے ایک قلمی مصحف سے لیا گیا۔ چینی اور "ہباری" مصاحف کے کچھ قلمی اور اوراق مقالہ نگار کے پاس موجود ہیں جن سے یہ معلومات لی گئی ہیں۔

۹۷۔ نمونہ کے لئے دیکھئے مذکورہ بالا "قرآن کارڈ" نیز لنگز (۱۱) پلیٹ نمبر ۳۵۔

۹۸۔ المحکم ص ۴۹ بعد۔ نیز الطراز ورق ۲۶/الف بعد۔

۹۹۔ تفصیل کے لئے رجوع کیجئے مقالہ ہذا پر اگر اہم نمبر ۶

۱۰۰۔ غانم ص ۵۹۰ بعد۔

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی ربی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔